بسم اللہ الرحمن الرحیم

**Islamic Research Institute**

FAISAL MASJID
P.O. BOX. 1035,
ISLAMABAD, PAKISTAN

CABLE : ISLAMSERCH
PHONE : 850751-5

Ref. No. ____________ Date: یکم مارچ ۸۶

مخدومی المحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یکے بعد دیگرے آپ کے تمام خطوط ملے ۔ آخری خط جس پر ۲۲ فروری کی تاریخ ہے اور جو مدرسے میں تعمیرات سے متعلق ہے آج ملا ۔ دفتر والے کبھی کبھی خطوط ادھر ادھر کر دیتے ہیں اس لیے دیر ہو جاتی ہے ۔ ادھر ماضی قریب میں آپ کی طرف سے مجھے کل چار خطوط ملے جن میں سے ایک مدرسۃ الاسلام کی تدبر قرآن کے لیے گزارش سے متعلق تھا اور تین میرے استفسارات کے جواب میں تھے ۔ آپ کی محنت رائیگاں نہیں گئی جو آپ کے لیے محنت نہیں بلکہ مشقت ہے ۔ مجھے اس کا احساس ہے اسی لیے میں نے پروگرام بنایا تھا کہ کچھ دنوں کے لیے لاہور آ جاؤں اور اس قسم کے جتنے سوالات ہیں آپ سے پوچھ کر خود قلمبند کر لوں ۔ ماضی میں میں یہی کرتا رہا ہوں ۔ لیکن میرے خلاف دفتر خصوصاً ڈائریکٹر کی معاندانہ اور منتقمانہ حکمت عملی بدستور جاری ہے اس لیے جان بوجھ کر میرے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے چھٹی نہیں دے رہے ہیں ۔ حالانکہ میں نے یہاں تک کہا کہ اسٹڈی لیو نہیں مجھے اپنی چھٹی لیکر جانے دیجیے لیکن یہ نہیں مانتے ۔ اس لیے اب یہی ایک صورت رہ گئی ہے کہ وقتاً فوقتاً آپ کو ایک ایسی زحمت دوں جس پر خود میرا دل مجھے ملامت کرتا ہے ۔ لیکن کیا کروں مجبوری ہے ۔ آپ اپنی طبیعت پر بالکل جبر نہ کریں نہ جلدی کی ضرورت ہے ۔ جب جی میں آئے جواب لکھ دیجیے ۔ ہاتھ کی تکلیف کی وجہ سے آپ کو زیادہ زحمت ہوتی ہے ورنہ ان مسائل اور موضوعات پر افادہ اور اظہار خیال آپ کے لیے بار خاطر نہیں ہوتا تھا ۔ مدرسۃ الاسلام سے آپ کو جو تعلق خاطر ہے اس کی وجہ سے آپ کے لیے ان کا ذکر خوشگوار مشغلہ ہوتا ہے ۔

ادارے کے ڈائریکٹر نے ابھی تک اپنی روش تبدیل نہیں کی ۔ طرح طرح سے تنگ اور پریشان کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ اور باتوں کو تو میں خاطر میں نہیں لاتا لیکن اس نے جو مٹیریل قبضے میں لے رکھا ہے اسکی وجہ سے میں سخت خلجان میں مبتلا ہوں ۔ شرافت کی زبان یہ لوگ نہیں سمجھتے ۔ کوئی اور طریقہ کام میں لانا پڑے گا ۔ مصطفےٰ صادق صاحب نے خوشخبری دی تھی کہ تمہارے تمام مسائل حل کرا دیے ہیں ۔ افضل رحیم صاحب نے بھی مصالحت کی بات کی تھی مگر ابھی تک اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ۔ انہوں نے صورت حال کو بہت پیچیدہ بنا دیا ہے ۔ سمجھ میں نہیں آتا کیا کیا جائے ۔ پر وحشت سے متعلق مواد پر انھوں نے جو ڈاکہ ڈالا ہے سامان کرے ۔ مصطفےٰ صادق ملیں تو ان سے پوچھیے گا کہ آپ نے کیا کیا ۔ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ غیب سے کوئی اصل مسئلہ جس کا تعلق ہے ۔

بیان میں مدرسۃ الاصلاح کا باب چھوڑ کر سیدھے وفات کا باب شروع کر دیا گیا ہے لیکن اس میں بھی اس طرح کے بے شمار مسائل ہیں۔ بیانات میں اختلاف ہے۔ چند باتیں لکھتا ہوں ان کے مختصر جواب وقت فرصت کسی سے لکھوا دیجئے

آپریشن ڈبل ہوا یا سنگل؟ ایک صاحب نے بیان کیا کہ پیشاب کے علاوہ مولانا کو آنت اترنے کی بھی شکایت تھی ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب نے سوچا کہ لگے ہاتھوں دوسری تکلیف کا بھی ازالہ کر دیا جائے۔ جو خود ان کے خیال میں نہیں کرنا چاہئے تھا۔

آپریشن کے بعد مولانا کو لاہور لے جایا گیا ہسپتال میں یا کہیں اور۔ انتقال اسپتال میں ہوا یا کسی دوسری جگہ۔

انتقال کی تاریخ آپ نے بھی لکھ دی ہے اور بعض دوسرے ذرائع سے بھی معلوم ہوا۔ دن کیا تھا اور کس وقت انتقال ہوا۔ میت کس وقت دفن کی گئی۔ ~~انتقا~~

انتقال اور تجہیز و تکفین کے وقت وطن سے کون کون پہنچا۔ قریبی عزیزوں میں سے کون کون تھا۔ سجادہ صاحب صاحبان اہلیہ اور حاجی رشید الدین صاحب تو ضرور رہے ہوں گے۔

مولانا جب اعظم گڈھ سے روانہ ہوئے متھرا کے لیے تو وہ اکیلے تھے یا ان کے ساتھ کوئی تھا

انتقال کے وقت آپ کے تاثرات کیا تھے۔

مولانا کے بلانے پر آپ متھرا گئے تھے۔ مولانا کا بلانے کا مقصد کیا تھا۔ محض ملاقات اور دید یا مسودات وغیرہ کے بارے میں کچھ کہنا تھا۔ جس طرح کہ شبلی نے مولانا فراہی، ابوالکلام اور سید سلیمان ندوی کو تار دے کر بلایا تھا۔ مولانا نے آپ سے کچھ کہا تھا۔ کوئی وصیت کوئی ہدایت۔ آپ نے ان سے کوئی بات کی۔ ذاتی قسم کی کوئی بات یا مدرسہ اور مسودات وغیرہ کے متعلق کوئی بات۔

مولانا اختر احسن صاحب کی سند سے مولوی ضیاء الدین اصلاحی نے دار المصنفین میں مجھے نوٹ کرایا کہ مولانا نے امین احسن صاحب کو نہایت جذباتی انداز میں سینے سے لگا کر بھینچا۔ اور فرمایا "دنیا جی لگانے کی چیز نہیں ہے"، "دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں۔" ظاہر ہے درایۃً اس میں کوئی بات ایسی نہیں ہے۔ لیکن روایۃً آپ اس کی ~~تا~~ تصدیق یا تردید کر سکتے ہیں۔ چونکہ یہ بات آپ ہی سے متعلق ہے اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ ذکر کر دوں۔

برادرم ابوسعد آپ کو سلام کہتے ہیں۔ اگرچہ اسلام آباد آئے تو کہا تھا نہیں آئے۔

گذشتہ مہینے نعمان صاحب اسلام آباد کسی کام سے آئے تھے۔ ملاقات ہوئی تھی۔

امید ہے کہ آپ کی صحت بفضلہ اللہ ٹھیک ہوگی۔ انڈیا سے ابھی کوئی خط نہیں آیا۔ البتہ ابوسفیان کا خط علی گڑھ سے آیا ہے وہ ابھی سفر کر کے واپس علی گڑھ پہنچے ہیں۔ لیکن ان کے خط میں مولانا بدر الدین صاحب کا کوئی ذکر نہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی حالت اب بہتر ہے۔ علی میاں کی صحتیابی کی خبر البتہ آگئی تھی۔

والسلام

شرف الدین اصلاحی

بخدمت گرامی جناب مولانا امین احسن اصلاحی صاحب